مفت سلسلہ اشاعت نمبر 96

ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس (الحدیث)

المعدن العدنی

فی فضائل

اویس القرنی

الامام المحدث العلامہ الشیخ

نور الدین ابو الحسن علی بن سلطان محمد القاری الحنفی

المعروف بہ ملا علی القاری متوفی ١٠١٤ھ

تخریج و ترجمہ محمد عباس الرضوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ٧٤٠٠٠

نام کتاب	:	المعدن العدنی فی فضائل اویس القرنی
مصنف	:	حضرت امام ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ
مترجم	:	علامہ محمد عباس رضوی
ضخامت	:	40
تعداد	:	2000
مفت سلسلہ اشاعت	:	۹۶

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 فون 2439799

زیر نظر کتابچہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی ۹۶ ویں کڑی ہے۔ جسے تحریر کرنے والے حضرت علامہ امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ ہیں۔ فقہ حنفی کے مشہور و معروف عالم و محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ علم دوست اور تاریخ سے واقفیت رکھنے والے حضرات علامہ موصوف کی شخصیت ناواقف نہیں ہے۔ اس معرکۃ الآراء کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کا شرف مایہ ناز عالم دین حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب نے حاصل کیا ہے۔ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے امید ہے کہ زیر نظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

فقط .... ادارہ

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کوشش کو
پیکر صدق و صفا نائب پاسبان مسلک رضا
حضرت علامہ صاحبزادہ مولانا ابوالرضا

محمد داؤد رضوی صاحب

کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔
جو اپنے والد گرامی
پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان، حضرت مولانا علامہ الحاج

ابو داؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ العالی

کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلک اہل سنت و جماعت
اور مسلک رضا کے پرچار کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف
محمد عباس رضوی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذشتہ سال ابو ظہبی سے واپسی ہوئی تو صحت اتنی زیادہ خراب اور پریشان تھی کہ کم وبیش چھ سات ماہ تک کوئی کام نہ کر سکا پھر چند احباب کا حکم ہوا کہ کچھ مصروفیت کا بہانہ ڈھونڈنا چاہیے۔ میں نے بھی سوچا کہ ع دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

انہی دنوں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی رسائل کی تین جلدیں ملیں، مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان میں سے بہت سے رسائل ابھی تک شائع نہیں ہوئے اور ہیں بھی بہت اہم۔ خاص کر ایک رسالہ الدرۃ المضیۃ فی الزیارۃ المصطفویۃ دل کو بڑی مسرت ہوئی کیونکہ اس سے پہلے میں اسی مسئلہ کے بارے دو کتابوں "زیارت روضہ رسول" از فضیلۃ الشیخ محمد سعید ممدوح (دبئی) اور حضرت علامہ ابن حجر مکی کی الجوہر المنظم کا ترجمہ "دربار نبوی میں حاضری کے نام" پر کر چکا تھا۔ اس لیے اس رسالہ کی تحقیق و تعلیق کو سعادت سمجھتے ہوئے اس پر کام شروع کرنے کا تہیہ کیا لیکن افسوس کہ جب کام شروع کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ یہ نسخہ ناقص ہے اور چند ابتدائی صفحات اس میں نہیں ہیں۔ اس لیے مجبوراً اس کو چھوڑ کر انہی رسائل میں سے اور دو رسالوں کا انتخاب کیا۔

(۱) المعدن العدنی فی فضائل اویس القرنی اور فضائل نصف شعبان۔ الحمد للہ کام خرابی صحت کے باوجود توقع سے قبل بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔

المعدن العدنی فی فضائل اویس القرنی اگرچہ مختصر رسالہ ہے لیکن ہے بڑا مدلل حضرت سیدنا اویس القرنی کی حیات طیبہ پر کوئی مستقل تحقیقی کتاب فقیر راقم الحروف کی نظر سے نہیں گزری اگرچہ کچھ اردو میں کتابیں تو آپ پر تحریر کی گئیں لیکن اکثر میں واعظانہ رنگ نظر آتا ہے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ حضرت ملا علی قاری جو کہ ایک مایہ ناز حنفی محدث ہیں۔ انہی کی تحقیق کو منظر عام پر لایا جائے۔ ویسے بھی اب اس چیز کی زیادہ ضرورت ہے کہ اپنی تحقیق کی بجائے اسلاف کی تحقیق کو عوام کے سامنے پیش کر کے یہ دعوت فکر دی جائے کہ ہمارے

اسلاف کے عقائد وہی تھے جو آج کل اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی کے عقائد ہیں۔

میں نے جان بوجھ کر اس رسالہ میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ کم از کم ایک مرتبہ اصل رسالہ اہل علم کی بارگاہ میں پہنچ جائے پھر اگر وہ ضرورت محسوس فرمائیں تو آئندہ ایڈیشن میں اس کمی کو پورا کر دیا جائے۔

حتی الوسع رسالہ کے نصوص کی تخریج حاشیہ میں کر دی گئی ہے لیکن چونکہ اس کی ضرورت صرف علماء کو ہی ہے۔ اس لیے تخریج صرف عربی متن کے حاشیہ میں کی گئی ہے۔ ترجمہ کے ساتھ نہیں اور جہاں کوئی علمی اختلافی مسئلہ آیا ہے تو اس پر بھی اپنی طرف سے مختصراً عربی متن کے حاشیہ میں اپنا موقف عرض کر دیا گیا ہے۔

مثلاً حضرت ملا علی قاری، خرقہ خلافت اور حضرت علی سے امام حسن بصری کی ملاقات کے قائل نہیں تو اس سلسلہ میں حاشیہ میں اس کے مختصراً دلائل اپنے موقف کے پیش کر دیئے گئے ہیں۔

اس کے باوجود اگر کسی جگہ کوئی کمی اور کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین حضرات سے التماس ہے کہ اس کی نشاندہی ضرور فرمائیں۔

اس رسالہ کی تحقیق و تعلیق و ترجمہ کرتے ہوئے جن حضرات نے بھی میری مدد فرمائی بندہ ان کا شکر گزار ہے۔ بالخصوص حضرت علامہ غلام مصطفیٰ حنیف، محمد شفیق شہزاد ایم اے، ایم ایڈ، حضرت علامہ صاحبزادہ مولانا محمد داؤد قادری رضوی، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد رفیق احمد مجددی اور جناب حافظ محمد اقبال اور مولانا شہباز احمد رضوی صاحب وغیرہم، اور اس کے ساتھ ساتھ ان بزرگوں کے حق میں بھی دعاگو ہوں کہ جن کی دعائیں قدم قدم پر میری راہنمائی فرماتی رہی ہیں۔

بالخصوص مجاہد ملت نباض قوم سیدی وسندی، مرشدی حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب ادام اللہ فیوضہ اور ان کے ساتھ ساتھ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحلیم شرف القادری، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، جناب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خاں

قادری، مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری اور استاذی المکرّم والمحترم فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد نورالحسن تنویر چشتی صاحب اور نمونہ اسلاف حضرت مولانا حافظ محمد بشیر صاحب جماعتی وغیرہم اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا نصرت اللہ مجددی ناظم جامعہ امینیہ نقشبندیہ گوجرانوالہ کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جن کی وساطت سے یہ قلمی نسخے ہمیں دستیاب ہوئے۔

محمد عباس رضوی عفی عنہ

واھنڈو (گوجرانوالہ)

☆☆ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ☆☆

الحمد لله حق حمده والصلاة والسلام على رسوله وعبده وعلى آله واتباعه وحزبه وجنده اما بعد:

اپنے رب کریم کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ علی بن سلطان محمد القاری کہتا ہے کہ یہ رسالہ "**خیر التابعین**" حضرت اویس قرنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعض فضائل پر مشتمل ہے۔ اس کا نام "**المعدن العدنی فی فضائل اویس القرنی**" ہے۔ یہ امید کرتے ہوئے لکھ رہا ہے کہ ان کی دعا سے میرے گناہوں کی مغفرت حاصل ہو گی اور میرے عیبوں کی پردہ پوشی ہو اور دنیاوی و اخروی امور سرانجام پائیں۔

[۱] بسند متواترہ سے آپ ﷺ سے مروی ہے کہ **آپ** ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک ایک آدمی خیر التابعین ہے اس کا نام **اویس** ہے"

[رواہ حاکم عن علی و احمد و ابن سعد عن عبدالرحمن اور ابو یعلی نے کہا یہ میں نے ایک صحابی سے روایت کی]۔

[۲] مسلم نے **حضرت عمر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ الفاظ مذکورہ حدیث میں زیادہ کیے ہیں:

"اس کی والدہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھا لے تو یقیناً اللہ اس کو پورا فرماتا ہے۔ اور اس کو سفیدی (برص) کا داغ ہے پس اسے کہنا کہ تمہارے لیے بخشش کی دعا کرے۔"

[٣] اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں :

" بے شک ایک شخص تمہارے پاس یمن سے آئے گا اس کو "اویس" کہا جاتا ہے وہ یمن کو صرف اس لیے نہیں چھوڑتا کہ اس کی ایک والدہ ہے ۔ پس اس کو برص تھی جب اس نے دعا کی اللہ تعالی اس کو لے گیا مگر درہم کی مقدار میں داغ رہ گیا۔ پس تم میں سے جو کوئی اس سے ملے تو اس سے اپنی بخشش کی دعا کروائے۔"

[۴] **ابن سعد** نے ایک شخص سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ **آپ** ﷺ نے فرمایا: کہ

" اس امت میں میرا خلیل اویس قرنی ہے۔"

[۵] **ابن عدی** نے **حضرت عبداللہ بن عباس** (رضی اللہ تعالی عنہ) سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" میری امت میں ایک شخص آئے گا کہ جس کا نام اویس بن عبداللہ القرنی ہو گا اور میری امت میں اس کی شفاعت مثل ربیعہ و مضر کے قبیلوں کے برابر ہوگی۔"

[۶] **امام احمد** نے کتاب الزھد میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں **محارب بن دثار** اور **سالم بن ابی الجعد** سے روایت کی :

"میری امت میں سے وہ شخص ہے جو میری مسجد اور مصلے تک آنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

(ان میں حضرت اویس قرنی اور فرات بن حیان ہیں)

[۷] **ابویعلی** نے **حضرت عمر** (رضی اللہ تعالی عنہ) سے مرفوعاً روایت کی کہ :

" تابعین میں عنقریب ایک شخص قرن کا ہو گا اس کا نام " **اویس بن عامر**" ہو گا۔ اس کو ایک بیماری ہو گی وہ اللہ تعالی سے دعا کریگا کہ اللہ اس سے وہ بیمای لے جائے پس وہ کہے گا اے اللہ اس کو میرے جسد سے دور کر دے اس نعمت کے صدقے جو تو نے مجھ پر کی ہے۔

پس تم میں سے جو کوئی اسے پائے اور اس سے بخشش کی دعا کروانے کی طاقت رکھتا ہو تو چاہیے کہ اس سے دعا کروالے۔"

[۸] **ابن ابی شیبہ** نے **حضرت عائشہ** (رضی اللہ تعالی عنہا) سے روایت کی :

" تم پر ایک شخص آئے گا اس کو اویس کہا جائیگا اس کو برص ہو گی پس انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اس برص کو اس سے لے گیا پس تم میں سے جو اس کو ملے اس کو اپنے بارے میں استغفار کے لیے کہے۔"

[۹] **خطیب بغدادی** اور **ابن عساکر** نے **حضرت عبداللہ بن عمر** (رضی اللہ تعالی عنہ) سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا:

" اے عمر میری امت میں ان لوگوں کے بعد ایک **شخص ہوگا جس کو** اویس قرنی کہا جائیگا اس کے جسم میں بیماری (برص) ہوگی **پس وہ اللہ تعالی سے** شفاء کی دعا کرے گا تو اللہ تعالی اس کی بیماری کو لے جائیگا **مگر اس کے ایک پہلو پر**

صرف تھوڑا سا داغ رہ جائے گا جب اس کو دیکھا جائے گا تو اللہ یاد آئے گا جب تم اس کو ملو تو میرا سلام اس کو پہنچانا اور اس کو کہنا کہ وہ میرے لیے دعا کرے اس کے رب کا اس پر بڑا کرم ہے اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے وہ میری امت کی قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے مطابق شفاعت کرے گا۔"

[۱۰] ابن سعد احمد مسلم عقیلی اور حاکم نے مستدرک میں **حضرت عمر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی: ان الفاظ سے

" تمہارے پاس **اویس بن عامر** اہل یمن کی امداد کے ساتھ مراد قرن سے آئے گا اس کو برص ہو گی۔ پس اس کو اس سے نجات مل جائے گی۔ مگر درہم کے برابر نشان رہ جائے گا۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرے گا۔ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھائے گا۔ تو اللہ اس کو پورا کر دے گا پس اگر تم میں سے کوئی اس کو مل کر دعا کروا سکے تو وہ ضرور ایسا کرے۔"

[۱۱] ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی اور ابن عساکر نے **امام حسن** سے مرسلاً روایت کی:

" ایک شخص کی شفاعت سے میری امت میں سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر جنت میں داخل ہو گی۔"

امام حسن نے فرمایا: وہ شخص "اویس قرنی" ہیں۔

[۱۲] طبرانی نے **حضرت ابو امامہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مرفوعاً روایت کی:

" میری امت میں سے قبیلہ ربیعہ و مضر کی گنتی کے مطابق لوگ ایک شخص کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے اور ہر شخص اپنے اہل بیت سے اپنے عمل کے مطابق شفاعت کرے گا۔"

[۱۳] ابو نعیم نے **حضرت ابو امامہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہی ان الفاظ کے ساتھ روایت کی:

" اس میں امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ و مضر کی تعداد کے مطابق میری امت کے جہنمی جہنم سے نجات پائیں گے۔"

یہ احادیث اس بات میں صریح ہیں کہ اویس قرنی تابعین کے افضل ترین تابعی ہیں۔ ان احادیث میں صراحت ہے کہ کثرت ثواب کے لحاظ سے حضرت اویس قرنی تابعین سے افضل ہیں۔ جیسا کہ ان احادیث میں خیر التابعین کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

اور یہ بات بعض ان حضرات کے اس قول کے خلاف ہے کہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے افضل حضرت سعید بن المسیب ہیں اور اہل بصرہ میں سے حضرت حسن بصری، امام مکحول اہل شام اور اہل کوفہ میں حضرت علقمہ افضل ہیں۔ تو یہ **قول** اس پر محصول ہے کہ وہ از روئے علم اپنے شہروں میں افضل ہیں۔ **(واللہ تعالیٰ اعلم)**

[١۴] ابن سعد ، مسلم، ابو عوانہ، رویانی، ابو یعلی، ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں **حضرت اسیر بن جابر** سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ :

جب ان کے پاس اہل یمن کی طرف سے امداد آئی تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں "اویس بن عامر" ہے؟ یہاں تک کہ حضرت اویس بن عامر آئے۔

آپ نے فرمایا: تو اویس بن عامر ہے ؟۔

تو فرمایا: ہاں۔

فرمایا: مراد سے پھر قرن سے ؟۔

عرض کی : ہاں۔

فرمایا: تجھے برص تھی وہ چلی گئی سوائے درہم کی جگہ کے برابر ؟۔

عرض کی : ہاں۔

فرمایا : تیری والدہ ہے ؟۔

عرض کی : ہاں ۔

تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے :

"تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن سے امداد کے ساتھ مراد سے پھر قرن سے آئے گا ۔ اس کو برص ہو گی وہ اس سے چلی جائے گی سوائے درہم کی مقدار کی جگہ کے اس کی والدہ ہو گی جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرے گا ۔ اگر وہ قسم اٹھالے تو اللہ ضرور اس کو پورا فرمائے گا۔ اے عمر اگر ہو سکے تو اپنے بارے میں اس سے استغفار کروانا۔"

اے اویس میرے لیے استغفار کرو۔ پس آپ نے استغفار کیا۔

تو آپ نے فرمایا: اب تو کہاں جانا چاہتا ہے ؟ ۔

عرض کی : کوفہ ۔

فرمایا: کیا وہاں کے گورنر کے نام تیرے لیے رقعہ لکھ دوں ؟۔

عرض کی : میں لوگوں میں گمنام رہنا چاہتا ہوں۔

جب آئندہ سال حج کا وقت آیا تو حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالی عنہ) سے وہاں کے اشراف میں سے ایک شخص نے ملاقات کی۔ تو حضرت عمر نے اس سے حضرت اویس کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے اسے غربت کی حالت میں چھوڑا۔ حضرت عمر نے فرمایا: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

" تمہارے پاس "اویس بن عامر" اہل یمن کی امداد کے ساتھ مراد سے پھر قرن سے آئے گا۔ اس کو برص کا نشان ہو گا۔ اس کی والدہ ہو گی جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرے گا۔ اگر وہ قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرمائے گا۔ پس اگر تو اس سے ملے۔ تو اس سے دعا کروا لینا۔ پس، اویس آیا۔ تو آپ نے فرمایا: میرے لیے بخشش کی دعا کر۔ اویس نے کہا : آپ مجھ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہیں۔آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ عرض کی: کیا آپ سے میرے چچا ملے فرمایا: ہاں۔ عرض کی: اس کے لیے استغفار کیجیے لوگ آپ کو پہچان گئے تو آپ خوش ہو گئے۔"

[١۵] ابن سعد، ابو نعیم اور بیہقی نے "دلائل النبوۃ" اور ابن عساکر نے **حضرت اسیر بن جابر** سے روایت کی جو کہ کوفہ کے محدث تھے آپ نے حدیث بیان کی جب حدیث سے فارغ ہوئے تو لوگ متفرق ہو گئے ایک گروہ تھا

کہ اس میں ایک آدمی کلام کر رہا تھا۔ میں نے اس طرح کا کلام کرتے کسی کو نہیں سنا۔ میں اس طرف گیا۔ لیکن اس کو مفقود پایا۔

تو میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو جو ہمارے پاس بیٹھا تھا؟۔

تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: میں اسے جانتا ہوں۔ وہ اویس قرنی تھے ۔

میں نے کہا: کہ تو ان کی قدر و منزلت جانتا ہے؟۔

اس نے کہا: ہاں۔

میں اس کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ہم ان کے حجرہ پر پہنچے پس وہ باہر نکلے ۔

میں نے کہا: اے میرے بھائی آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے ؟۔

کہا: میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ میرے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں۔

میں نے کہا: یہ چادر لیں اور اس کو اوڑھ لیں۔

اویس قرنی نے فرمایا: ایسا نہ کر کیونکہ جب وہ مجھے دیکھیں گے تو تکلیف دیں گے۔

میرے اصرار پر انہوں نے چادر پہن لی اور ان پر ان کی طرف نکلے اور کہا: تم اس آدمی سے کیا چاہتے ہو کہ تم اسے تکلیف دیتے ہو کہ جو شخص کبھی ننگا اور کبھی ملبوس ہوتا ہے۔ پس انہوں نے میری زبان سختی سے پکڑی۔ اہل کوفہ نے ایک وفد حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف بھیجا۔ اس وفد میں وہ شخص بھی تھا جو حضرت اویس قرنی کو مذاق کیا کرتا تھا۔ تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: کہ تم میں کوئی شخص قرن کا رہنے والا ہے وہی شخص آگے بڑھا۔ تو حضرت عمر نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارے پاس ایک شخص یمن سے آئے گا۔ جس کو اویس کہا جائے گا۔ وہ یمن کو صرف اپنی والدہ کی وجہ سے نہیں چھوڑتا۔ اس کو برص ہے۔ تو اس نے اللہ سے دعا کی تو برص چلی گئی مگر درہم کی مقدار کے برابر نشان اس میں ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس کو ملے تو اس سے اپنے بارے میں استغفار کی درخواست کرے۔

پس وہ ہمارے پاس آیا۔

میں نے کہا: تو کہاں سے آیا ہے؟

اس نے کہا: یمن سے۔

تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے کہا: اویس۔

میں نے کہا: تو یمن میں کس کو چھوڑ کر آیا ہے؟۔

اس نے کہا: اپنی ماں کو۔

میں نے کہا: کیا تجھے برص تھی۔ تو نے دعا کی تو اللہ اسے لے گیا؟

اس نے کہا: ہاں۔

میں نے کہا: میرے لیے بخشش کی دعا مانگو۔

اس نے کہا: اے امیر المؤمنین کیا میرے جیسا آپ جیسے کے لیے دعا مانگے۔

کہا: اس کے لیے دعائے بخشش کرو۔

میں نے کہا: اے میرے بھائی مجھ سے جدا نہ ہونا۔ میرے ساتھ ٹھہرنا۔

کیونکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ سے آئے گا۔

تو وہ شخص جو کوفہ سے آیا تھا اور حضرت اویس قرنی کو مذاق کیا کرتا تھا اور ان کی

تحقیر کیا کرتا تھا۔

اس نے کہا: ایسا شخص ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس کو پہچانتے ہیں۔

حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: وہ ایسا ایسا شخص ہے۔

اس نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم میں ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں۔ ہم اس کو مذاق کرتے ہیں۔

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: تو نے دیکھا اور پہچانا نہیں اور ہم نے دیکھا نہیں لیکن ہم نے پالیا۔

پس وہ شخص واپس آیا اور اپنے گھر آنے سے پہلے حضرت اویس کے پاس گیا۔

تو حضرت اویس نے فرمایا: یہ تیری عادت کیسی ہے تو نے ایسا کیوں کیا؟

تو اس نے کہا: میں نے حضرت عمر سے تمہارے بارے میں ایسا ایسا سنا ہے۔ پس اے اویس تو میرے لیے استغفار کر۔

حضرت اویس نے فرمایا: میں تیرے لیے دعا نہیں کرونگا۔ یہاں تک کہ یہ وعدہ نہ کرے کہ آیندہ سے تو مجھے مذاق نہیں کرے گا اور نہ ہی تو وہ بات لوگوں سے کرے گا جو کچھ تو نے حضرت عمر سے سنا ہے۔

پس آپ نے اس کیلئے دعاِ مغفرت فرمائی۔

حضرت اسیر نے فرمایا: اسی حالت میں حضرت اویس کوفہ میں مشہور ہو گئے۔

میں نے کہا: اے میرے بھائی! کیا یہ عجیب بات آپ نے نہیں دیکھی جبکہ ہمیں شعور نہیں۔؟

فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا جو لوگ چاہتے ہیں اور کوئی بندہ بھی نہیں چلتا مگر اس کے علم میں ہے، پھر جلدی جلدی وہاں سے چلے گئے۔"

[۱۶] ابو نعیم نے "معرفة" اور بیہقی نے "دلائل النبوة" اور ابن عساکر نے "تاریخ" میں **حضرت صعصعہ بن معاویہ** سے روایت کی:

" اویس بن عامر تابعین میں سے ایک شخص قرن کا ہے اور عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ:

" عنقریب تابعین میں سے ایک شخص قرن سے ہوگا اس کو اویس کہا جائے گا۔ اس کو برص ہو گی۔ جو اس کی دعا کی وجہ سے جاتی رہے گی۔ وہ یوں عرض کرے گا۔ "اے اللہ میرے جسم میں اتنا نشان رہ جائے کہ جس کو دیکھ کر تیری نعمت کا ذکر کرتا رہوں پس تم میں سے جو کوئی اس سے مل سکے تو اس سے اپنے لیے بخشش کی دعا کروائے۔"

[۱۷] خطیب اور ابن عساکر نے ایک بہت ضعیف روایت **حضرت عمر بن خطاب** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا: کہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے عمر!

میں نے عرض کی: لبیك و سعدیك یارسول الله ﷺ۔

اور مجھے خیال تھا کہ آپ ﷺ مجھے کسی اپنے کام کیلئے بھیجیں گے۔

فرمایا: اے عمر! ان لوگوں کے بعد میری امت میں ایک شخص ہو گا۔ جس کو اویس قرنی کہا جائیگا۔ اس کے جسم میں بیماری ہو گی اس نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ ان کی یہ بیماری لے گیا۔ سوائے اس کے ایک پہلو میں تھوڑے سے نشان کے۔ جب اسے دیکھا جائے تو اللہ یاد آتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالے تو رب تعالیٰ اس کو اسی وقت پورا فرماتا ہے۔ وہ قبیلہ " ربیعہ و مضر" کی تعداد کے مطابق شفاعت کرے گا۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میں اس شخص کو نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ڈھونڈتا رہا لیکن نہ ڈھونڈ سکا پھر میں اس کو حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت میں تلاش کرتا رہا لیکن نہ پا سکا۔ پھر اپنی خلافت کے ابتداء میں اس کو ڈھونڈتا رہا۔ اسی حالت میں امداد آئی تو میں نے کہا کیا تم میں سے کوئی مراد اور قرن سے ہے۔تم میں اویس قرنی ہے۔؟

ان لوگوں میں ایک شیخ بولا: وہ میرا بھتیجا ہے۔ لیکن جس شخص کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں وہ کوئی شان و شوکت والا ہوگا اور یہ شخص وہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اس کے بارے میں پوچھیں میں نے کہا: کیا تو اس کو ھالکین میں سے دیکھتا ہے۔

اس نے پھر وہی کلام دھرایا۔

بوسیدہ کپڑوں والا شخص ہے مجھے خیال گزرا کہ یہی اویس قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔

میں نے کہا : اے اللہ کے بندے تو اویس قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے؟

اس نے کہا: کہ ہاں ۔

میں نے کہا : کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر سلام اور اے امیر المؤمنین(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ پر بھی سلام۔

میں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا کہ تو میرے لیے دعا کر۔

میں نے اس کے ساتھ جس سال ملاقات کی اس کو اپنا تعارف کروایا اور اس نے اپنا تعارف مجھے کرایا۔"

[١٨] ابن عساکر نے امام حسن سے روایت کی کہ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا:

"میری امت سے ایک آدمی کی شفاعت کے ساتھ قبیلہ "ربیعہ و مضر" کی گنتی سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ اس شخص کا نام کیا ہے؟ کہا کیوں نہیں وہ "اویس قرنی" ہے۔ پھر کہا: اے عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ): اگر تو اس کو پائے تو میرا سلام اس کو پہنچا دینا اور اس سے کہنا کہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔خیال رہے کہ اس کو بیماری ہے تو اس نے دعا کی پس وہ اس سے اٹھا لی گئی پھر دعا کی تھوڑی سی بطور نشان۔ پھر وہ برص ہو گئی۔ پس جب حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت کا دور آیا تو حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اور وہ حج کا موسم تھا ہر شخص بیٹھ جائے سوائے اہل قرن کے۔ سب بیٹھ گئے سوائے ایک شخص کے ۔ پس اس کو بلایا اور کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تم میں ایک شخص ہے جس کا نام اویس(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے؟

اس نے کہا: آپ اس سے کیا چاہتے ہیں۔ وہ شخص تو جنگلوں میں رہتا ہے۔ لوگوں سے نہیں ملتا۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اس کو میرا سلام دینا اور اس سے کہنا کہ وہ مجھے ملے۔

پس اُس شخص نے حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا پیغام حضرت اویس تک پہنچایا

پس حضرت اویس قرنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حاضر ہوئے تو

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا: کیا تو اویس ہے؟۔

اس نے کہا: ہاں! اے امیر المؤمنین۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول (عزوجل و ﷺ)

۔۔۔ نے سچ فرمایا۔

کیا تجھے برص تھی تو تو نے اللہ سے دعا کی تو وہ چلی گئی۔ پھر تو نے دعا کی تو اس سے نشانی کے طور پر واپس آئی۔؟

حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: ہاں۔ آپ کو کس نے خبر دی ؟ اللہ کی قسم! اس کی اطلاع سوائے اللہ کے کسی کو بھی نہیں۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی اور مجھے حکم دیا کہ اس سے اپنے بارے میں دعا کروانا۔ اور فرمایا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے ساتھ قبیلہ " ربیعه و مضر" کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ پھر تمہارا نام لیا۔

پس حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت عمر کے بارے میں دعا کی۔

اور پھر عرض کی: اے امیر المؤمنین! مجھے آپ سے ایک کام ہے وہ یہ کہ اس بات کو چھپائے رکھنا اور مجھے واپسی کی اجازت دے دیں۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا۔

پس حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیشہ ہی مخفی رہے۔ یہاں تک کہ "نہاوند" میں ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔"

[۱۹] ابن عساکر نے **حضرت سعید بن مسیب**(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی کہ:

" حضرت عمر فاروق(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک دن منبر پر ندا دی: اے قرن والو!

تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض گذار ہوا: اے امیر المؤمنین! کیا حکم ہے۔؟

فرمایا: کیا قرن میں کوئی اویس نامی شخص ہے؟۔

شخص نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس نام کا شخص سوائے ایک پاگل کے کوئی نہیں۔ وہ جنگلوں اور بیابانوں میں رہتا ہے۔ بندوں سے نہیں ملتا۔

آپ نے فرمایا: میری مراد وہی شخص ہے۔ جب تم قرن واپس جاؤ تو اس کو تلاش کرو اور میرا سلام اس کو دو اور اس کو کہنا: کہ تمہارے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے بشارت دی اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کا سلام آپ تک پہنچا دوں۔

پس جب وہ لوگ واپس قرن آئے تو انہوں نے حضرت اویس کو ڈھونڈا تو اس کو گھر میں پایا تو آپ کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا سلام دیا۔

تو حضرت اویس نے کہا: کیا امیر المؤمنین مجھے جانتے ہیں؟ اور میرا رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔ اے اللہ! آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج۔

پھر انہوں نے اپنے چہرہ کو پھیرا۔ تو ایک مدت تک کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حتیٰ کہ حضرت علی کے دورِ خلافت میں آئے اور جنگ صفین میں حاضر ہوئے۔"

[۲۰] ابن عساکر نے **حضرت صعصعة ابن معاویه**(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی کہ:

" حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اہل کوفہ کے وفد جب وہ ان کے پاس آیا۔ پوچھا گیا تم اویس ابن عامر قرنی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو جانتے ہو۔ ان میں سے حضرت اویس(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے چچا زاد نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اویس ایسا نہیں کہ آپ(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس کو جانیں وہ کسی اور قسم کا انسان ہے وہ میرا چچا زاد ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا: تیری خرابی ہو تو ہلاک ہو گیا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا: کہ تابعین میں سے ایک شخص ہو گا، اسے" اویس بن عامر قرنی " کہا جائیگا۔ پس تم میں سے جو اس کو پائے اور اس سے دعائے مغفرت کروانے کی استطاعت رکھتا ہو تو ضرور دعا کروائے۔

پس جب تو اس کو دیکھے میرا اس کو سلام کہنا اور اسے کہنا کہ وہ میرے پاس آئے۔

پس جب حضرت اویس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تو اویس بن عامر قرنی ہے؟۔تو وہی ہے کہ جس کو برص تھی تو تو نے دعا کی تو اللہ نے اس کو ختم کر دیا۔ پھر تو نے کہا: اے اللہ بطورِ نشانی تھوڑا سا داغ میرے جسم میں رہنے تا کہ میں تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں۔

حضرت اویس(رضی اللہ تعالی عنہ) نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں اللہ کی قسم اس پر کوئی بشر بھی مطلع نہیں ہے۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: مجھے اس کی خبر نبی اکرم ﷺ نے دی ہے انہوں نے فرمایا: تابعین میں ایک شخص ہو گا جس کو اویس بن عامر کہیں گے اس کو برص نکلے گی وہ اللہ سے دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالی اس کو اس سے شفا دے گا۔وہ کہے گا اے اللہ تھوڑی سی میرے جسم میں باقی رکھ تا کہ میں تیری نعمت کا ذکر کرتا رہوں پس ایسا ہی ہوا۔

تم میں سے جو کوئی اس کو پائے اور وہ دعائے مغفرت کروانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ضرور اس سے اپنے لیے دعا کروائے۔

اے اویس(رضی اللہ تعالی عنہ) میرے لیے دعا کر۔

حضرت اویس(رضی اللہ تعالی عنہ) نے کہا: اللہ تعالی آپ کو بخشے اے امیر المؤمنین!

آپ(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: اے اویس(رضی اللہ تعالی عنہ)! اللہ تجھے بھی بخشے۔
لوگوں نے کہا: اے اویس(رضی اللہ تعالی عنہ)! ہمارے لیے بھی دعا کیجیے۔ جب فارغ ہوئے تو اس کے بعد نظر نہیں آئے۔

[۲۱] ابن عساکر نے **نہشل بن سعید** نے **ضحاک بن مزاحم** نے **ابن عباس**(رضی اللہ تعالی عنہ) سے روایت کی کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) دس سال تک پکارتے رہے کہ اے یمن والو۔ تم میں اگر کوئی مراد قبیلہ میں سے ہے تو کھڑا ہو جائے۔ پھر ایک شخص اہل مراد سے جو تھا وہ کھڑا ہو گیا اور دوسرے بیٹھے رہے۔

حضرت عمر فاروق(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: کیا تم میں اویس ہے؟

اس نے عرض کی: ہم کسی اویس کو نہیں جانتے۔ لیکن میرا ایک چچازاد بھائی ہے۔ جس کا نام اویس ہے۔وہ نہایت ضعیف اور اس سے کمتر ہے کہ اس کے بارے آپ جیسا شخص سوال کرے۔

آپ(رضی اللہ تعالی عنہ) نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں کچھ بیان کرو گے۔؟

کہا: ہاں وہ عراق میں ہے اور لوگوں کے چرواہے کے طور پر پہنچانا جاتا ہے۔

حضرت عمر اور حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہما) دونوں گھوڑوں پر سوار ہوئے پھر چلے اور عراق میں پہنچے۔ تو حضرت اویس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور نظر سجدہ گاہ پر رکھے ہوئے تھے۔ پس جب ان میں سے ایک اس پر داخل ہوا تو کہا کہ یہ وہی ہے جس کو ہم ڈھونڈ رہے ہیں پس جب اویس نے ان کی آہٹ محسوس کی تو نماز کو جلدی ختم کیا تو دونوں حضرات نے سلام کہا۔ تو حضرت اویس(رضی اللہ تعالی عنہ) نے ان کا جواب دیا۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ دونوں حضرات نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے تیرا نام کیا ہے؟۔

اس نے کہا: میں ان اونٹوں کا چرواہا ہوں۔

فرمایا: اپنا نام بتاؤ۔

کہا: قوم کا مزدور۔

فرمایا: نہیں بتاؤ تمہارا نام کیا ہے؟۔

کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔

تو حضرت علی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسے کہا: ہم جانتے ہیں جو کوئی آسمانوں و زمین میں ہیں سب اللہ کے بندے ہیں تجھے اس کعبہ کے رب اور حرم کے رب کی قسم! بتاؤ تمہارا نام کیا ہے۔ جو کہ تیری ماں نے رکھا؟۔

کہا: تم کیا چاہتے ہو۔ میں اویس بن عامر ہوں۔

ان دونوں حضرات(رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے فرمایا: اپنا بایاں کندھا ظاہر کر۔

پس اس نے کندھا ظاہر کیا۔ تو وہاں ایک درہم کی مقدار کے برابر برص کا سفید خوبصورت داغ تھا۔

تو دونوں لپکے تا کہ اس داغ کو بوسہ دیں۔ پھر اس کو فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: کہ ہم آپ ﷺ کا سلام آپ تک پہنچائیں اور یہ کہا کہ آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔

حضرت اویس(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: میری دعائیں تمام مشرق و مغرب کے مسلمانوں کیلئے ہیں۔

ان دونوں حضرات(رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے فرمایا: ہمارے لیے بھی دعا کرو۔

پس آپ(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان دونوں حضرات اور تمام مسلمان مردوں اور

عورتوں کیلئے دعا فرمائی۔

حضرت عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میں تجھے کچھ رزق یا کچھ اور عطا کروں جس کی تجھے ضرورت ہو۔

اس نے عرض کی: نئے کپڑے اور جوتا۔ اور میرے پاس چار درہم ہیں لہذا میں لوگوں سے مستغنی ہوں۔ پس جب یہ ختم ہو جائیں گے۔ تو جس نے جمعہ کی امید کی وہ مہینے کی امید ہے اور جس نے مہینے کی امید کی اس نے سال کی امید کی۔ پھر اس نے لوگوں کے اونٹ۔ ان کو واپس کیے اور پھر وہ ان سے علیحدہ ہو گئے اور پھر آپ(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہیں نظر نہ آئے۔"

[۲۲] ابن عساکر نے **حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی** سے روایت کی آپ نے فرمایا:

"تابعین میں سے آٹھ شخصوں پر زہد ختم ہے۔

(۱) عامر بن عبداللہ القیسی

(۲) اویس قرنی

(۳) ھرم بن حیان العبدی

(٤) ربیع بن خیثم الثوری

(٥) ابو مسلم خولانی

(٦) اسود بن یزید

(۷) مسروق بن اجدع

(۸) حسن بن ابی الحسن البصری۔

حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالی عنہ) کو ان کے گھر والے پاگل گمان کرتے تھے اس کیلئے انہوں نے اپنے دروازے کے سامنے ایک گھر بنا دیا۔ وہ کبھی سال اور کبھی دو سال بعد آتے تو وہ اس کی طرف توجہ نہ کرتے جو کچھ وہ کھجور کی گٹھلیاں پھینکتے تھے وہ اس کا کھانا ہوتا تھا جب شام ہو جاتی وہ اس سے روزہ افطار کرتے اور کبھی ردی کھجور اس کو مل جاتی تو اس کو افطار کیلئے رکھ لیتے۔

جب حضرت عمر بن خطاب(رضی اللہ تعالی عنہ) کی خلافت کا وقت آیا تو آپ نے حج کے وقت فرمایا: اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ۔

سب لوگ کھڑے ہو گئے۔

آپ(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: بیٹھ جاؤ سوائے اھل مراد کے۔

پھر آپ(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: سب بیٹھ جاؤ سوائے اھل قرن کے۔

سب بیٹھ گئے۔ سوائے ایک شخص کے۔ وہ حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالی عنہ) کا چچا تھا۔اس کو حضرت عمر نے فرمایا: کیا تو قرنی ہے اس نے کہا: ہاں۔

آپ(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: کیا تو اویس کو جانتا ہے؟۔

اس نے عرض کی: آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں؟۔

اللہ کی قسم ہم میں اس سے زیادہ کوئی کمزور دیوانہ اور ضرورت مند شخص نہیں ہے۔ پس حضرت عمر رو پڑے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس کی شفاعت کے ساتھ میری امت سے قبیلہ "ربیعه اور مضر" کی گنتی کے برابر لوگ جنت میں جائیں گے۔

پس یہ احادیث حضرت اویس(رضی اللہ تعالی عنہ) کی جلالت قدر اور رفعت قدر اور آپ کے چچا کی جہالت اور آپ کی شان سے ناواقفی پر دلالت کرتی ہیں۔

لیکن یہاں یہ اشکال ہے کہ حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی کا قول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں قطب زماں حضرت اویس قرنی(رضی اللہ تعالی عنہ) کے چچا عصام فری ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں یمن کی طرف سے اللہ تعالی کی تجلی خاص کی خوشبو پاتا ہوں اور وہ اللہ تعالی کی خاص تجلی کے مظہر ہیں۔

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ خاص تجلی الہی کے مظہر اتم ہیں جو کہ خاص اسم ذات ہے اور وہ اللہ ہے۔(انتغی)۔

میں (مصنف) کہتا ہوں۔ کہ یہ مخفی نہیں رہنا چاہیے کہ اس عصام کا کوئی وجود ہی نہیں نہ خاص اور نہ عام اور اگر اس ذکر کا ثبوت نقل اور کشف سے ہو بھی جائے تو پھر یہ بعید ہے کہ اس کیلئے قطبیت کا درجہ ہو جبکہ خلفاء اربعہ کا وجود اس وقت ہے اور وہ تمام انبیاء کے بعد افضل الخلق ہیں اس پر امت کا اجماع ہے۔اور ظاہر ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام سابقین ولاحقین کیلئے مقام شہود میں الوجود ہیں اور اس میں بھی شک نہیں آپ تمام بنی نوع انسانی کیلئے قطب الارشاد ہیں اور یہ نسبۃ علیہ اور رتبہ قطبیہ آپ سے حضرات خلفاء اربعہ کی طرف ہی منتقل ہونا ہے خاص اس شخص کی طرف کہ جو جامع معالم شرعیہ اور معارف لدنیہ ہو۔

بہر حال آپ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں قطب الابدال میرے خیال میں حضرت اویس قرنی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ امام یافعی نے فرمایا: قطب کے احوال پوشیدہ ہوتے ہیں اور وہ عام و خاص کی طرف سے غوث ہوتا ہے اور اس کی تائید میں **حدیثِ قدسی** ہے۔

معرفۃ اولیاء اللّٰہ

" اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری" میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں۔ میرے سواء ان کو کوئی نہیں جانتا۔"

اس میں صحیح قول اور تحقیق حال کے لئے ضروری ہے کہ ولی قطب، اوتاد، ابدال کی معرفت حاصل کی جائے۔

جاننا چاہیے کہ اولیاء کرام اللہ کے متقی اور پرہیزگار بندے ہوتے ہیں۔ جو کہ انبیاء کرام کے متبعین جیسا کہ **اللّٰہ تعالی** کا فرمان ہے :

﴿الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون﴾

یعنی " بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقوی اختیار کیا۔"

اور **اللّٰہ تعالی** نے ارشاد فرمایا :

﴿ان اولیاء ہ الا المتقون ولکن اکثرہم لا یعلمون﴾

(الانفال (۳۴))

اور تقوی کا ادنی ترین مرتبہ یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے بچے اور آخری رتبہ یہ کہ ہمیشہ اللہ تعالی کے ساتھ حضوری میں رہے اور اس کے ما سوا سے بچا رہے اور ان دونوں کے درمیان ارباب مناقب جلیہ کیلئے مراتب عالیہ ہیں۔

لیکن فقہا اور تمام علماء کے عرف میں ولی وہ ہے جو کہ ماموارت کا اکتساب کرے اور محظورات سے اجتناب کرے اور صغائر پر مصر نہ ہوں اور نہ وہ کبائر کے

مرتکب ہوں اور پھر ان میں سے ارباب اختصاص میں سے خواص ہوتے ہیں۔

معرفۃ ابدال

رسول اللّٰہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

" اہل شام کو برا نہ کہو کیونکہ ان میں ابدال ہیں"۔(طبرانی وغیرہ)

دوسری روایت موقوف میں اس طرح ہے :

" ان کے ظالموں کو برا کہو۔"

اور ایک روایت میں اس طرح ہے :

"کیونکہ ان میں ابدال ہیں"۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے :

" ابدال شام میں اور نجباء کوفہ میں ہے۔"

خبردار بیشک اوتاد کوفہ میں اور ابدال اہل شام میں ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے :

" نجباء مصر میں، اخیار عراق میں اور عصب یمن میں اور ابدال شام میں اور وہ قلیل ہیں۔"

اور **احمد** نے **حضرت علی** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت فرمائی: میں نے **رسول اللہ** ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

" ابدال شام میں ہیں وہ چالیس ہیں ان کے صدقہ سے بارش طلب کی جاتی ہے اور دشمنوں کے خلاف مدد طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے صدقے عذاب ٹلتے ہیں۔"

اور **ابن ابی الدنیا** نے انہی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے **رسول اللہ** ﷺ سے ابدال کے بارے میں سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

" وہ ساٹھ ہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کچھ ان کی صفات بیان فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ چرب زبان ہیں نہ نئے نئے کاموں میں پڑتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کے عیبوں کی جستجو کرتے ہیں۔ یہ فضیلتیں ان کو کثرت نماز اور کثرت الصوم اور کثرت صدقہ کی وجہ سے نہیں بلکہ سخاء نفس اور سلامتیِ قلوب اور سب کیلئے خیر خواہی کی وجہ سے ہیں۔"

امام خلال نے کرامات اولیاء میں روایت کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

اور نہ وہ باریکی میں جائیں اور نہ تکبر کریں اے علی ان کی تعداد میری امت میں کبریت احمر سے بھی کم ہے۔

اور **حضرت انس** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے **نبی اکرم** ﷺ سے روایت کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

" ابدال چالیس آدمی ہیں اور چالیس عورتیں ہیں ان میں سے جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کسی اور کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے اور جب کوئی عورت فوت ہوئی ہے تو اس کی جگہ کسی اور عورت کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے۔

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے۔

اور انہی سے روایت ہے:

" میری امت کے چالیس مرد ابدال ہیں وہ کثرت نماز اور کثرت روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہونگے۔ لیکن وہ سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے۔"

اس کو **ابن عدی** اور **خلال** نے روایت کیا اور یہ الفاظ زیادہ کیے: " اور یہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کی وجہ سے"

اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی سند حسن ہے آپ ﷺ نے فرمایا: زمین چالیس آدمیوں سے کبھی بھی خالی نہیں ہو گی ان کی مثال حضرت خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی ہو گی۔ ان کے صدقہ بارش نازل ہو گی ان کے صدقے مدد کی جائے گی۔ ان میں سے جب کوئی شخص فوت ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دے گا۔"

حضرت قتادہ(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: کہ

"ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ امام حسن بصری انہی لوگوں میں سے ہیں۔"

حضرت نوح کے بعد زمین کبھی بھی ایسے سات آدمیوں سے خالی نہیں ہوئی کہ جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین کی بلائیں ٹالتا ہے۔

حضرت ابن عمر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: کہ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے بہترین شخص ہر دور میں پانچ سو شخص ہیں اور ابدال چالیس ہیں ۔ نہ وہ پانچ سو سے کم ہوں گے اور نہ یہ چالیس سے کم ہوں گے۔ ان میں سے جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے چالیس میں داخل کر دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں کچھ بتائیں کہا: وہ ظلم کرنے سے بچے رہیں گے۔اور برائی کرنے والوں سے احسان کے ساتھ پیش آئیں گے جو انہیں اللہ تعالیٰ دے گا لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔"

اس کو **ابو نعیم** وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اور انہی سے مرفوعاً روایت ہے:

"ہر دور کے لئے میری امت میں سابقون ہوں گے۔"

اس کو ابو نعیم اور حکیم ترمذی نے روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کے تین سو آدمی ہیں کہ ان کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر ہیں اور چالیس آدمی ہیں کہ جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہیں اور پانچ آدمی ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دل پر ہونگے اور مخلوق میں تین آدمی ہیں کہ ان کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل پر ہیں اور مخلوق میں ایک شخص ہے کہ جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کے برابر ہوگا۔جب ان میں سے ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین میں سے ایک اس کی جگہ اور جب تین میں سے فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرماتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات میں سے اس کی جگہ مقرر فرماتا ہے۔ اور جب سات میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی جگہ چالیس میں تبدیل کر دیتا ہے اور جب چالیس میں سے ایک کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین سو میں سے تبدیل کر کے اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔اور جب تین سو میں کوئی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ عام لوگوں میں اس کی جگہ تبدیل فرما دیتا ہے۔ وہ زندہ کرتے اور مارتے ہیں ان کے صدقے بارش ہوتی ہے اور زمین سے جڑی بوٹیاں اگتی ہیں اور بلائیں دفع ہوتی ہیں۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کیسے زندہ کرتا اور مارتا ہے؟

تو آپ نے فرمایا: کہ وہ اللہ تعالیٰ سے امت کی کثرت کیلئے دعائیں کرتے ہیں پس اس سے آدمی زیادہ ہوتے ہیں اور ظالم و جابروں کے لئے بد دعائیں کرتے ہیں پس وہ کم ہوتے ہیں اور وہ بارش مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے اس طریقہ سے مختلف قسم کی بلائیں اور عذاب ان کی وجہ سے دور کیے جاتے ہیں۔

اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔

بعض نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان نہیں کیا کہ بے شک کوئی بھی نبی کریم ﷺ کے دل پر نہیں ہے۔

پس انبیاء اور ملائکہ اور اولیاء کے قلوب کسی ایک کے دل کی طرف اضافت اسی طرح ہے جیسے تمام ستاروں کی نسبت سورج کی روشنی کی طرف ہے اور شائد اس لئے کہ وہ حق تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر ہیں۔ خلاف دوسروں کے کہ وہ بعض صفات کے مظہر ہیں جیسا کہ اس کی تجلیات مکنونات پر۔

حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ **رسول اللہ** ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین صفات ہوں وہ ابدال میں سے ہے کہ جن کے صدقے دنیا اور دنیا والے قائم ہیں۔ اللہ کی قضاء پر راضی ہوتا

اللہ تعالیٰ کے محارم پر صبر کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر غضب ناک ہوتا ہے۔ اس کو دیلمی نے "مسندِ الفردوس" میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابوھریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ اس دروازے سے ابھی ایک شخص ان سات آدمیوں کے ساتھ داخل ہوگا کہ جن کے سبب سے اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے عذاب دفع کرتا ہے اس حالت میں ایک شخص دروازے سے ظاہر ہوا جس کی ناک چھوٹی اور سر گنجا تھا اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ یہ وہی ہے۔ آپ ﷺ تین مرتبہ فرمایا: خوش آمدید۔ آنا مبارک ہو، آنا مبارک ہو وہ مسجد میں پانی چھڑکا اور جھاڑو دیا کرتا تھا اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا۔

اس کو خلال نے ذکر کیا ہے۔

حضرت ابودرداء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

زمین کے اوتاد حضرات انبیاء علیہ السلام ہیں پس جب نبوۃ منقطع ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی دیگر امت محمدیہ ﷺ میں ایک قوم کو مقرر کردے گا ان کو ابدال کہا جاتا ہے اور لوگوں پر کثرت نماز اور کثرت صوم اور کثرت تسبیح کی وجہ سے نہیں دی گئی بلکہ حسن خلق اور صدق ورع و حسن نیت اور تمام مسلمانوں کے لئے سلامتی قلوب ہے اور اس کی وجہ سے ان کو لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

اس کو حکیم ترمذی نے "نوادرالاصول" میں ذکر کیا ہے۔
حضرت بکر بن خنیس سے مرفوعاً روایت کی :
ابدال کی نشانی یہ ہے کہ کبھی کسی پر لعنت نہیں کرتے۔
اس کو ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں روایت کیا۔
کنانی نے کہا :

"نقبا تین سو اور نجباء ساٹھ اور ابدال چالیس اخیار سات عدد اور عمد چار اور غوث واحد ہوتا ہے۔"

نقباء مغرب میں، نجباء مصر میں ابدال شام میں رہتے ہیں اور اخیار ہر زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں اور عمد زمین کے کونوں میں جگہ اور غوث کا مسکن مکہ ہے۔ جب عام امور میں سے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو نجباء اس کے حل کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر نجباء ہر ابدال، ہر اخیار، اور پھر عمد، اگر قبول ہوجائے تو ٹھیک۔ ہر غوث اللہ کے حضور دعا کرتا ہے اور وہ اس وقت تک دعا کرتا رہتا ہے جب تک اس کی دعا قبول نہیں ہو جاتی۔ (اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے)۔

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں **حضرت ابویزید بسطامی** سے نقل کیا کہ ان کو کہا گیا آپ ان سات ابدالوں میں سے ہیں جو کہ زمین کے اوتاد ہیں تو فرمایا: میں وہ ہوں جو کہ جس کی طرف یہ سات بھی رجوع کرتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت قطب وقت تھے۔

ابو الشیخ ابو نصر المقدسی نے کتاب" الحجة علی تارك الحجد" میں حضرت امام محمد بن حنبل سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین میں ابدال ہوتے ہیں فرمایا "ہاں" پوچھا گیا وہ کون ہمیں کہا۔ اگر محدثین نہیں ہیں تو پھر میں ان کے علاوہ کسی ابدال کو نہیں جانتا۔
حضرت سہل بن عبداللہ نے فرمایا۔
ابدال چار چیزوں سے ابدال بنتا ہے۔
قلت کلام۔ قلت طعام۔ قلت منام (کم سونا)۔ عزلة الانام (لوگوں سے دور رہنا)۔

ابو نعیم نے حلیة میں **حضرت بشر بن حارث** سے نقل کیا ہے کہ ان سے توکل کے بارے میں دریافت کیا گیا!
توآپ نے فرمایا!
اضطراب بلا سکون : کہ آدمی کہ جوارح مضطرب ہوتے ہیں لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمل کی طرف سکون ہوتا ہے اور
سکون بعد اضطراب۔ کہ آدمی اپنے کی طرف بلا حرکت کے ساکن ہوتا ہے! اور یہی عزیز ہے اور یہ ابدال کی صفات میں سے ہے۔
اور انہوں نے ہی (ابو نعیم) حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ روایت کی آپ نے فرمایا۔
" جس نے ہر روز دس مرتبہ کہا اللّٰھم اصلح امة محمد' اللّٰھم فرج عن امة محمد' اللّٰھم ارحم علیٰ امة محمد' اے اللہ محمدیہ کی اصلاح فرما' اے اللہ

امت محمدیہ کو کشادگی عطا فرما' اے اللہ امت محمدیہ پر رحم فرما۔

اس کو ابدال میں لکھ دیا جاتا ہے: ابو نعیم نے حلیۃ میں ابو عبداللہ نباجی سے روایت کی انہوں نے کہا:

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو ابدال میں شامل کردیا جائے۔

تو وہ پسند کرو جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اللہ پسند کرتا ہے: تقدیر میں سے وہی نازل ہوتا ہے کہ جو اللہ پسند کرتا ہے۔

امام بغوی نے **سورہ شوریٰ** کی تفسیر میں **حضرت انس بن مالک** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی۔ وہ نبی **اکرم** ﷺ سے آپ ﷺ **حضرت جبرائیل** علیہ السلام سے اور وہ **اللہ** جل مجدہ الکریم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے ولی کی بے ادبی کی میری طرف سے اس کو اعلان جنگ ہے اور میں اپنے اولیاء کی وجہ سے ایسا ہی غضب ناک ہوتا ہے جیسا کہ بپھرا ہوا غضب ناک شیر؟

اور میرے کسی مومن نے اس چیز کی مثل قرب حاصل نہیں کیا جو چیز میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندۂ مومن میرا قرب نوافل کے ذریعے حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بصارت اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اور جب وہ دعا کرتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں اور وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور میں کبھی کسی مسئلہ میں رد نہیں کرتا لیکن اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرتے وقت جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ناپسندگی کو ناپسند کرتا ہوں۔

اور میرے مومن بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ جو مجھ سے عبادت کا باب بھی مانگتے ہیں تو اس کو اس سے روک لیتا ہوں یہ کہ ان میں تکبر داخل نہ ہو۔ کہ اس کو فاسد کردے اور میرے مومن بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ غنا کے سوا ان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اور ان میں فخر آئے تو ان کو فاسد کردے۔ اور میرے مومن بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ ان کا ایمان فقر کے بغیر صحیح نہیں ہوتا اگر میں ان کو غنی کر دوں تو وہ ان کو فاسد کردیں اور میرے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ ان کے ایمان کی اصلاح صحت کے بغیر نہیں ہوتی اور اگر ان کو بیماری دے دوں تو وہ ان کے ایمان کو فاسد کردے اور میرے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ جن کی ایمان کی اصلاح بیماری کے بغیر نہیں ہوتی اور اگر میں ان کو صحت دے دوں تو وہ ان کے ایمان میں فساد پیدا کردے لہذا میں نے اپنے بندوں کو علم کے مطابق جو کہ ان کے دلوں کے متعلق ہے۔ امور تقسیم فرمائیں ہیں اور میں علیم و خبیر ہوں۔

ابن ابی الدنیا نے بھی **حضرت انس** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اس کو اس سے طویل روایت کی ہے اور اس کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں اور اسکی موئید وہ حدیث ہے جس کو؛

امام بخاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی "صحیح" میں **حضرت ابو ہریرہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی ہے کہ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کر دیتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے ساتھ میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے

سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میری ہمیشہ نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے میں اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور میں اسکے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اور اگر مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی شے میں تردد نہیں کرتا جب میں اس کو کرتا ہوں۔ لیکن میں اپنے ولی کی روح قبض کرتے وقت تردد کرتا ہوں جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسکی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ؟ (اور یہاں ایک تنبیہ ہے) اور میں نے اس حدیث کے معنی شرح اربعین بیان کردیئے ہیں۔ (واللہ الموفق والمعین) (اور اللہ ہی توفیق دینے والا مدد گار ہے)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دانت توڑنا

اور پھر یہ جاننا چاہئے یہ کہ جو عام عوام میں مشہور ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سنا کہ غزوہ احد کے دن رسول ﷺ کے مبارک دانتوں کو زخم آئے تو شدت حزن و غم کی وجہ سے اپنے سارے دانت نکال دئے کیونکہ ان کو یہ معلوم نہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے کون سے دانت کو تکلیف پہنچی ہے تو علماء کے نزدیک کوئی اصل نہیں ہے اور پھر یہ ہے بھی شریعت کے مخالف کیونکہ صحابہ اکرام علیہم الرضوان میں سے تو کسی نے بھی یہ کام نہ کیا اور پھر یہ ہے بھی عبث اور یہ سوائے بے وقوفوں کے کسی سے صادر نہیں ہوسکتا۔

خرقہ اور اس پر اعتراض

اور ایسے ہی نبی اکرم ﷺ کی خرقہ کی جو نسبت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کی جاتی ہے یہ بھی ثابت نہیں اور جو بعض مشائخ نے اسکی طرف اس کی نسبت کی ہے تو وہ قابل اعتماد نہیں اور اسی طرح تلقین ذکر خفی اور جلی کی اس کی طرف نسبت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے محدثین اور اہل سیر کے نزدیک صحیح نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات و روایت پر اعتراض اور جواب

اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور امام حسن بصری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ملاقات ثابت نہیں اور اسی طرح خاص مصافحہ مسلسلہ کہ بعض حضرات نے اس کا دعویٰ کیا ہے اس کو مسلسل اسناد سے بیان کیا ہے اور عام لوگوں کے لئے عام کردیا ہے اس کی نسبت متصل نہیں(ا) پس تجھ پر کتاب و سنت اور علمائے حق اولیائے کرام رحمہم اللہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اور آخرت میں رغبت کی ان کی پیروی کرنی چاہئے ۔ مقصد حقیقی پر پیش قدمی اور ہمیشہ مولا کی حضوری نصیب فرمائے۔آمین

والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

بروز جمعرات صبح ۳ بجکر ۳۰ منٹ

بحالت اعتکاف ۲۰۰۰۔۱۔۶

تمنا ہے مدینے جب چلوں
میرا زاد سفر بس ان کا غم ہو
بقیہ زندگی یوں کاش گزرے
میرا سر ہو تیرا باب کرم ہو

حاشیہ

جواب :(۱) حالانکہ ان کا زمانہ بالاجماع ایک ہے۔

(۲) دوسری حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ میں اللالکائی نے کہا: "انا احمد بن محمد الفقیہ ان محمد بن احمد بن حمدان قال عثمان بن محمد قال ناصر بن محمد بن محمد بن سوار قال ناسعید بن ابی عروبہ عن عامر الاحوال عن الحسن"

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ میں مولا علی کے پاس حاضر ہوا اور (اچانک باہر) آواز یعنی شور سنا تو آپ نے پوچھا یہ شور کیسا ہے تو لوگوں نے بتایا۔ قتل عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔